ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اسلام کے سوا کوئی مذہب اپنی سچائی کے تازہ نشان نہیں دکھا سکتا

محال است سعدی کہ راہ صفا تواں یافت جز در پئے مصطفےٰ

"یوں تو کوچہ کوچہ اور گلی گلی میں مذہب پھیلے ہُوئے ہیں۔ اور ہر ایک اپنے نبی یا اوتار کے اعجوبے قصوں اور کہانیوں کے رنگ میں بیان کر رہا ہے۔ اور پستکوں اور کتابوں کے حوالہ سے ہزاروں خوارق ان کے بیان کئے جاتے ہیں۔ لیکن سوال تو یہ ہے۔ کہ ان قصوں کا ثبوت کیا ہے۔ اور کس کو ہم جھوٹا کہیں۔ اور کس کو ہم سچا سمجھیں۔ اور اگر یہ قصے صحیح تھے۔ تو اب کیوں یہ مصیبت پیش آئی۔ کہ ان لوگوں کے ہاتھ میں صرف قصے ہی قصے رہ گئے۔ سچوں کا نور ہمیشہ قائم رہتا ہے۔ ذرا خود انصاف کرو۔ کہ کیا گزشتہ باتوں کا فیصلہ صرف باتوں سے ہو سکتا ہے۔ کوئی بُرا مانے یا بھلا۔ مگر میں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ ان تمام مذہبوں میں سے سچ پر قائم وُہی مذہب ہے جس پر خدا کا ہاتھ ہے۔ اور وہی مقبول دین ہے جس کی قبولیت کے نور ہر ایک زمانہ میں ظاہر ہوتے ہیں۔ یہ نہیں کہ پیچھے رہ گئے ہیں سو دیکھو میں گواہی دیتا ہوں۔ کہ وُہ روشن مذہب اسلام ہے جس کے ساتھ خدا کی تائیدیں ہر وقت شامل ہیں۔ کیا ہی بزرگ قدر وہ رسُول ہے جس سے ہم ہمیشہ تازہ بتازہ روشنی پاتے ہیں۔ اور کیا ہی برگزیدہ وُہ نبی ہے۔ جس کی محبت سے روح القدس ہمارے اندر سکونت کرتی ہے۔ تب ہماری دُعائیں قبول ہوتی ہیں۔ اور عجائب کام ہم سے صادر ہوتے ہیں۔ زندہ خدا کا مزہ ہم اسی راہ میں دیکھتے ہیں۔ باقی سب مُردہ پرستیاں ہیں۔

کہاں ہیں مُردہ پرست کیا وہ بول سکتے ہیں؟ کہاں ہیں مخلوق پرست کیا وہ ہمارے آگے ٹھیر سکتے ہیں؟ کہاں ہیں وہ لوگ جو شرارت سے کہتے تھے۔ کہ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے کوئی پیشگوئی نہیں ہُوئی۔ اور نہ کوئی نشان ظاہر ہوُا۔ دیکھو! میں کہتا ہوں۔ کہ وُہ شرمندہ ہوں گے۔ اور عنقریب وُہ چھپتے پھریں گے۔ اور وہ وقت آتا ہے بلکہ آگیا۔ کہ اسلام کی سچائی کا نور منکروں کے مونہہ پر طمانچے مارے گا۔ اور انہیں نہیں دکھائی دے گا۔ کہ کہاں چھپیں"

(تبلیغ رسالت جلد ششم صفحہ ۹۳-۹۴)

مدینۃ المسیح

قادیان ۳ رمئی۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں خدا تعالےٰ کے فضل سے خیر و عافیت ہے۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو بہ نسبت سابق آرام ہے۔ لیکن ہر دو امراض کی تکلیف ابھی تک ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔

آج بعد نماز عصر نصرت گرلز ہائی سکول میں چودھری غلام محمد صاحب بی۔ اے۔ ہیڈ ماسٹر سکول کے ریٹائر ہونے اور ملک غلام فرید صاحب ایم۔ اے۔ کے ان کے قائم مقام بننے کی تقریب پر اساتذہ و معلمات اور متعلمات نے ایک دعوت دی۔ تلاوت اور نظم کے بعد عملہ کی طرف سے استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ نے ایڈریس پڑھا۔ متعلمات کی طرف سے ایڈریس پیش کیا گیا۔ جناب چودھری صاحب۔ اور جناب ملک صاحب نے جواب میں مختصر تقریریں کیں۔ اور دُعا کے بعد یہ تقریب ختم ہوئی جناب چودھری صاحب کی خدمت میں قرآن کریم مخمل جائے نماز اور سلسلہ کی بعض کتب بطور ہدیہ پیش کی گئیں۔

آج بعد نماز عشا زیر اہتمام مجلس خدام الاحمدیہ مسجد اقصےٰ میں بصدارت حضرت میر محمد اسحاق صاحب جلسہ منعقد ہُوا جس میں صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس، مولوی ابوالعطا صاحب۔ راجہ محمد اسلم صاحب بی اے۔ مولوی عبدالمنان صاحب عمر اور مولوی عبدالرحمٰن صاحب مبشر نے حافظ بشیر احمد صاحب مرحوم زعیم مجلس خدام الاحمدیہ دارالرحمت کی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر تقریریں کیں۔ اور نوجوانوں کو ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی تلقین کی۔ نیز چودھری محمد شریف صاحب بی اے نے مرحوم حافظ صاحب مرحوم کی علالت اور وفات کے مفصل حالات سُنائے۔ آخر میں تعزیت کی قرار داد پاس کی گئی۔ اور جلسہ دعا پر برخاست ہُوا۔

ذکرِ حبیب علیہ السلام

یعنی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عہدِ مبارک کی باتیں

۴۰ اسلام میں کوئی اچھوت نہیں

غالباً ۱۸۹۷ء کا واقعہ ہے میں لاہور میں ملازم تھا۔ اور مزنگ میں ایک کرایہ کے مکان میں مقیم تھا۔ کہ بعض احمدی احباب کی تبلیغ سے لاہور کی ایک خاکروبہ عورت نے اسلام قبول کیا۔ اور احباب اسے میرے پاس لائے۔ کہ چند روز آپ اسے اپنے مکان پر رکھیں۔ اور اسے قادیان پہونچایا جائے گا۔ چنانچہ چند روز بعد اسے ایک قادیان آنے والے دوست کے ساتھ یہاں بھیجدیا گیا۔ اس کے بعد جلد ہی مجھے قادیان آنے کا اتفاق ہوا۔ تو معلوم ہوا کہ اس نے یہاں یہ ظاہر نہ کیا تھا۔ کہ وہ کس قوم سے آئی ہے۔ اور حضرت صاحب کے گھر میں روٹی پکانے کا کام اس کے سپرد تھا۔ میں اندرون خانہ حضور کی نشست گاہ کے کمرے میں تھا اور حضور نے جو عاجز پر بہت شفقت رکھتے تھے۔ میرے لئے اندر سے کھانا منگوایا۔ اور فرمایا آپ یہیں میرے پاس بیٹھ کر کھانا کھالیں۔ کھانا لانے والا خادم ایک لڑکا چراغ نام تھا (جو اب مدرسہ احمدیہ کا چپڑاسی ہے) کھانا کھاتے ہوئے اس عورت کا ذکر ہوا۔ میں نے عرض کیا کہ حضور وہ تو چوہڑی ہے۔ حضور نے فرمایا جب وہ مسلمان ہوگئی تو پھر چوہڑی نہیں رہی۔ اور خادم لڑکے کو فرمایا۔ کہ دیکھو اندر کسی کو نہ کہنا کہ یہ چوہڑی تھی۔ پھر فرمایا کہ پہلے ہم عورتوں کو یہ مسئلہ سمجھادیں گے۔ کہ اسلام میں سب کے لئے مساوات ہے۔ خواہ کسی قوم سے کوئی مسلمان ہو۔ جب اسلام میں داخل ہوگیا۔ تو سب بھائی ہیں۔ یہ بات اندر عورتوں کو سمجھادی جائے گی۔ تاکہ کوئی اس سے اس وجہ سے نفرت نہ کرے۔ کہ وہ پہلے چوہڑی تھی۔ اور بعد میں معلوم کرتا رہا۔ کہ اندر کھانا پکانے کا کام جو اس کے سپرد تھا۔ بدستور اسی کے سپرد رہا۔ یہاں تک کہ ایک احمدی بھائی کے ساتھ اس کی شادی کا انتظام ہوگیا۔ جو غالباً ریاست پٹیالہ کے رہنے والے تھے ؎

مفتی محمد صادق ۳ مئی ۱۹۳۸ء قادیان

بقیہ صفحہ ۳

اور مولوی صاحب نہ صرف اسے خوشی سے سن رہے ہیں۔ بلکہ اسے خدا تعالیٰ کی طرف سے صحیح راہ نمائی قرار دے رہے ہیں ؎

اب اگر مولوی محمد علی صاحب اور ان کے ہم خیال ایسی تجاویز کو جو دراصل حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی آج سے بہت عرصہ قبل جاری شدہ تجاویز کی نقل ہیں۔ خدا تعالیٰ کی تائید اور نصرت کا نتیجہ قرار دیتے ہیں۔ اور ان میں خدا تعالیٰ کی دستگیری سمجھتے ہیں تو انہیں بدرجہ اولیٰ یہ اعتراف کرنا چاہیئے کہ دراصل خدا تعالیٰ کی تائید اور نصرت حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو حاصل ہے۔ اور آپ ہی کے ذریعہ خدا تعالیٰ جماعت احمدیہ کی صحیح طور پر راہ نمائی فرما رہا۔ آپ کے اپنے فضل کے دروازے کھول رہا۔ اور خود دستگیری فرما کر صحیح رستہ پر چلا رہا ہے۔ حتیٰ کہ مولوی محمد علی صاحب اور ان کے رفقاء کو بھی مجبور کر رہا ہے۔ کہ آپ ہی کی تقلید میں اپنی کامیابی سمجھیں۔ اور آپ کی پیش فرمودہ تجاویز پر عمل کرنے کی کوشش کریں ؎

حافظ بشیر احمد صاحب جالندہری کی وفات

پر

نظارت دعوۃ و تبلیغ کی قرارداد تعزیت

قادیان ۳ مئی۔ حافظ بشیر احمد صاحب جالندہری مولوی فاضل کی وفات کی خبر کل کے پرچہ میں شائع کی جاچکی ہے۔ ان کی وفات کئی لحاظ سے افسوسناک اور رنجیدہ ہے۔ مرحوم ایک کامیاب مبلغ بننے کے تمام مراحل طے کرچکے تھے۔ حافظ قرآن تھے۔ مفوضہ فرائض خوش اسلوبی سے سرانجام دینے والے تھے۔ اپنے والد کے اکلوتے بیٹے تھے۔ ان کی وفات ایک ایسے کام کے دوران میں ہوئی ہے۔ جو جسمانی لحاظ سے خدمت خلق تھا۔ اور اس لحاظ سے نوجوانوں کے لئے نمونہ تھے۔ سلسلہ کے کسی بھی مخلص نوجوان کی وفات افسوسناک ہوتی ہے۔ لیکن ایک ایسے ہونہار نوجوان کی وفات اور وہ بھی ان حالات میں نہائت ہی دردناک ہے۔ اور ہر شخص نے اسے بہت محسوس کیا ہے۔ چنانچہ مرحوم کے جنازہ پر غیر معمولی اجتماع تھا۔ اور ہر حلقہ میں جوانا مرگ پر اظہار افسوس کیا جارہا ہے۔ کارکنان نظارت دعوۃ و تبلیغ اور عملہ الفضل کی طرف سے حسب ذیل ریزولیوشن برائے اشاعت موصول ہوئے ہیں۔

مرحوم ان دونوں صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حالات جمع کرنے کے کام پر مامور کئے گئے تھے۔ اور اگرچہ عملی طور پر انکو اس کی سرانجام دہی کا موقعہ نہیں ملا۔ تاہم اپنے مخصوص حالات کی وجہ سے وہ صحابہ کی دعاؤں کے مستحق ہیں۔

آج جملہ کارکنان نظارت دعوۃ و تبلیغ مع عملہ اخبار الفضل کا ایک غیر معمولی اجلاس زیر صدارت جناب مولوی عبد المغنی خان صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ منعقد ہوا۔ جس میں باتفاق رائے پاس ہوا۔ کہ (۱) جملہ کارکنان نظارت دعوۃ و تبلیغ معہ عملہ اخبار الفضل کا یہ اجلاس سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ایک ہونہار نوجوان مبلغ حافظ بشیر احمد صاحب جالندہری مولوی فاضل کی ناگہانی وفات پر اپنے قلبی رنج کا اظہار کرتا ہے۔ حافظ صاحب مرحوم ایک مخلص مبلغ اور نہائت اچھے کارکن تھے۔ اپنے مفوضہ کام کو بہت خوش اسلوبی سے سرانجام دیتے تھے دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ حافظ صاحب مرحوم کے درجات بلند کرے۔ نیز یہ اجلاس حافظ صاحب مرحوم کے جملہ پسماندگان خصوصاً ان کے والد محترم جناب صوفی علی محمد صاحب کے ساتھ دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو صبر جمیل اور اجر جزیل عطا فرمائے (۲) قرار پایا کہ اس قرارداد کی نقل ان کے والد صاحب اور اخبار الفضل کو بھیجی جائے۔

ایران کا ایک زرتشتی سیاح قادیان میں

قادیان ۳ مئی۔ کل ایک زرتشتی ایرانی سیاح منوچہر صاحب قادیان میں تشریف لائے۔ جو ایگریکلچرل انجینیر اور سند یافتہ ہوا باز ہیں۔ طہران کے باشندہ ہیں۔ آج نمائندہ الفضل کو دوران ملاقات میں انہوں نے بتایا۔ کہ مجھے ہندوستان میں آئے صرف دس ماہ کا عرصہ ہوا ہے۔ یہاں آنے سے میری غرض سیر و سیاحت تھی۔ میں ہندوستان سے واپس جارہا تھا۔ کہ بمبئی کے ایک ہوٹل میں بعض احمدیوں سے میری ملاقات ہوگئی۔ جنہوں نے مجھے قادیان جانے کی تحریک کی۔ اور میں جماعت احمدیہ کا مرکز دیکھنے کے لئے یہاں آیا۔ یہاں جن احمدیوں سے مجھے ملاقات کا موقعہ ملا ہے۔ میں نے انہیں نہائت خوش خلق اور متواضع پایا۔ اور میں اس حسن سلوک کے باعث ان کا بہت ممنون ہوں۔ میرا مذہب زرتشتی ہے۔ میں نے احمدیت کا مطالعہ شروع کردیا ہے۔ قریباً ایک ہفتہ یہاں ٹھہروں گا اس کے بعد کوئٹہ کے راستہ سے واپس ایران چلا جاؤں گا ؎

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۴ ربیع الاول ۱۳۵۷ھ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ خدا تعالیٰ کی تائید و فضل کا غیر مبایعین کی طرف سے اعتراف

غیر مبایعین کے امیر صاحب کے دل میں خلافت جوبلی کی تحریک سے متأثر ہو کر جب یہ خواہش پیدا ہوئی۔ کہ وہ بھی کوئی جوبلی منائیں۔ تو انہوں نے یہ بھی ضروری سمجھا۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی قائم فرمودہ مجلس مشاورت کی نقل میں ایک "مجلس مشاورت" منعقد کر کے اپنی "انجمن کی سلور جوبلی" کے متعلق کوئی صورت معین کرائیں۔ اس کے لئے انہوں نے تحریر و تقریر کے ذریعہ پُر زور پروپیگنڈا کیا۔ جس میں ایک طرف تو اس مجلس میں شرکت کے لئے انتہائی صورت میں تاکید پر تاکید کی۔ اور دوسری طرف یہ سبق پڑھانے کی کوشش فرمائی۔ کہ کس رنگ اور کس شکل میں جوبلی کی تجویز پاس کرنی چاہیئے۔ آخر وہ "مجلس مشاورت" منعقد ہوئی۔ اور اس میں طے شدہ تجاویز بادلِ ناخواستہ شائع تو کردی گئیں۔ لیکن یہ نہ بتایا کہ اپنے امیر کی اس قدر تاکید اور اتنے اصرار کے بعد کس قدر نمائندوں نے شرکت کی۔ اور وہ کہاں کہاں کی جماعتوں کے نمائندے تھے۔ صرف اتنا لکھ دیا گیا۔ کہ "بیرونجات سے مختلف جماعتوں کے نمائندگان معقول تعداد میں تشریف لائے"۔

ہمیں اس سے غرض نہیں۔ کہ "معقول تعداد" کے پردہ میں کیا کچھ ہے۔ ہم تو یہ بتانا چاہتے ہیں۔ کہ غیر مبایعین اور ان کے حضرت امیر نے حسب معمول نہ صرف جوبلی کی تحریک اچک لینے اور "مجلس مشاورت" منعقد کرنے میں جماعت احمدیہ کی نقل کی ہے بلکہ اس موقعہ پر جو تجاویز پاس کی گئی ہیں ان میں بھی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی آج سے بہت عرصہ قبل جاری فرمودہ تجاویز کی نقل کی گئی ہے۔ لیکن قبل اس کے کہ ہم اس بارے میں کچھ عرض کریں یہ بتا دینا ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ اس نقالی کے لئے بھی انہیں کس قدر تگ و دو کرنی پڑی ہے:۔

مولوی محمد علی صاحب نے اپنے نام سے ۹ - اپریل کے "پیغام صلح" میں ایک "درخواست" "مجلس مشاورت میں آنے والے احباب" سے کی۔ جس میں لکھا:۔

"جس وقت یہ اخبار ان کے ہاتھ میں پہونچے گا۔ تقریباً ایک ہفتہ مجلس مشاورت کے انعقاد میں باقی ہوگا۔ ان ایام میں یہ سب احباب پچھلی رات اٹھ کر دعائیں کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ ہماری قوم کی صحیح طور پر رہنمائی فرمائے۔ اور اس کے اندر یہ قوت پیدا کرے۔ کہ وہ اس کے دین کی خدمت کے لئے کوئی نہایت مضبوط قدم اٹھائے مجھے یقین ہے۔ کہ اگر شامل ہونے والے اس تڑپ کو دل میں لے کر آئیں۔ اور یہ تڑپ اس کے حضور میں دعاؤں سے ہی پیدا ہو سکتی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل کے دروازے ہمارے لئے کھول دے گا۔ اور ہماری دستگیری فرما کر ہمیں صحیح رستہ پر چلائے گا"۔

اسی طرح ایک خطبہ جمعہ میں جو اسی پرچہ میں شائع ہوا۔ کہا:۔

"انسان اپنی عقل اور سعی سے کچھ نہیں کر سکتا۔ جب تک کہ خدا کی مدد شاملِ حال نہ ہو۔ اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ کہ وہ کونسا مستقل کام ہوگا۔ جس کی بنیاد اس موقعہ پر رکھی جائے گی۔ اس وقت تک ہمارے سامنے کوئی معین تجویز نہیں۔ مجلس مشاورت میں اس پر غور ہوگا۔ کہ وہ کونسا مستقل کام ہونا چاہیئے"۔

پھر اپنے دعوت نامہ کو یہاں تک اہمیت دی۔ کہ کہدیا۔ "میں ان تمام دوستوں کو جنہیں اس موقعہ پر بلایا جائے گا۔ خواہ وہ باہر کے ہوں۔ یا لاہور کے۔ اس وقت ایک بات خاص طور پر کہنا چاہتا ہوں۔ کہ ان کے نام جو دعوت بھیجی جائے گی۔ وہ بظاہر انجمن کی طرف سے ہوگی۔ لیکن درحقیقت دعوتِ رسول ہوگی"۔

ان بیانات کی بناء پر مولوی محمد علی صاحب کی منعقد کردہ مجلس مشاورت میں جوبلی کے نام پر جو کچھ طے کیا گیا۔ اس کے متعلق غیر مبایعین کو یہ سمجھنا چاہیئے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اس میں ان کی صحیح طور پر راہنمائی فرمائی ہے۔ ان میں یہ قوت پیدا کی ہے۔ کہ وہ اس کے دین کی خدمت کے لئے کوئی نہایت مضبوط قدم اٹھائیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان پر فضل کے دروازے کھول دیئے ہیں۔ اور ان کی دستگیری فرما کر صحیح رستہ پر چلا دیا ہے۔ اس مجلس میں انہوں نے جو تجاویز پاس کی ہیں۔ وہ اپنی عقل اور سعی سے نہیں کیں۔ بلکہ خدا تعالیٰ کی مدد سے کی ہیں۔ اور جس کام کی بنیاد انہوں نے مجلس مشاورت میں رکھی ہے۔ وہ خدا تعالیٰ نے اسی موقعہ پر انہیں سوجھایا ہے۔

اگر غیر مبایعین کا فی الواقعہ یہی خیال ہے تو انہیں معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ انہوں نے جو کچھ بھی اب تجویز کیا ہے۔ اس کی کوئی ایک بات بھی ایسی نہیں ہے۔ جو آج سے بہت عرصہ قبل حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ تجویز نہ فرما چکے ہوں۔ مثلاً پہلی تجویز یہ ہے۔ کہ:۔

"ایک لاکھ روپیہ ریزرو فنڈ کے لئے فراہم کیا جائے"۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ ۱۹۲۷ء میں ایک لاکھ نہیں بلکہ ۲۵ لاکھ ریزرو فنڈ کی فراہمی کا ارشاد فرما چکے ہیں۔ اور جماعت اس کے لئے جدوجہد کرتی چلی آرہی ہے۔

دوسری تجویز یہ ہے۔ کہ تبلیغ کے لئے نئے افراد تیار کرنے کا سامان کیا جائے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے مدرسہ احمدیہ کے ہوتے ہوئے جامعہ احمدیہ اسی غرض سے جاری کرنے کا ارشاد فرمایا۔ پھر تحریک جدید کے ماتحت مجاہد مبلغین تیار کرنے کے لئے حضور نے بہترین انتظام فرمایا۔ چنانچہ اس وقت تک دنیا کے کئی ممالک میں ایسے مجاہد فریضہ تبلیغ احمدیت ادا کر رہے ہیں۔

تیسری تجویز یہ ہے۔ کہ "انجمن کوئی ایسی تجاویز اختیار کرے۔ کہ جماعت کے غریب بچوں کو دنیاوی کاروبار کے قابل بنایا جائے۔ دینی تعلیم کے ساتھ صنعت و حرفت کا کام سکھایا جائے"۔

اس کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ تحریک جدید کے دورِ اول میں ہی خصوصیت سے توجہ مبذول فرما چکے ہیں۔ اور اس وقت بفضلِ خدا دیگر صنعتی کارخانوں کے علاوہ ایک خاص دار الصناعت جاری ہے۔ جس میں غریب بچوں کو صنعت و حرفت کے کام سکھائے جاتے ہیں۔ کیا ہی عجیب بات ہے۔ کہ جب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے ماتحت یہ کام شروع کیا گیا۔ تو محمد علی صاحب نے بڑے زور شور سے اس کی مخالفت کی۔ اور یہاں تک کہدیا۔ کہ قادیانی جماعت کی توجہ تبلیغ احمدیت سے ہٹ کر دیوالیہ باغ ایسی سکیمیں جاری کرنے کی طرف لگ گئی ہے۔ لیکن اب ان کی مجلس مشاورت اسی امر کو استحکام جماعت کے لئے نہایت ضروری قرار دے رہی ہے۔

الکتاب والحکمۃ

بعض مضامین کے متعلق قرآن مجید سے استدلال

از حضرت میر محمد اسماعیل صاحب

(۱۸۴) قرآن میں کسی کی بدگوئی نہیں ہے

دشمن اعتراض کرتے ہیں کہ غیر احمدی مسلمان تسلیم کرتے ہیں کہ قرآن میں بدگوئی ہے۔ مثلاً ابولہب نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو تبًا لک کہا (یعنی تو ہلاک ہو جائے) تو فوراً ایک سورۃ نازل ہو گئی۔ جس میں نہ صرف ابولہب کو ان ہی الفاظ سے یاد کیا گیا۔ بلکہ اس کی بیوی کو بھی۔ ہمارے نزدیک یہ بدگوئی نہیں ہے۔ بلکہ ایک عظیم الشان پیشگوئی ہے جو حرف بحرف پوری ہو کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت اور ابولہب کی ہلاکت پر مہر کر گئی۔ قصہ یوں ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کے بعد بدر کی لڑائی کے وقت ابولہب نے بھی کفار کو چندہ دیا بلکہ بہت سامالی خرچ کر کے اپنی طرف سے لڑنے کے لئے اپنا قائم مقام بھی بھیجا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ مال یوں برباد ہوا۔ اور شکست جدا رہی۔ فتح بدر کے بعد بھی کے بعد اس کے ہاتھ پر پھوڑا نکلا جس کی تکلیف سے وہ چیخ چیخ کر مر گیا۔ اس کا بیٹا کچھ مال تجارت لے کر جا رہا تھا۔ کہ راستہ میں ایک نخلستان میں ٹھہرا۔ وہاں ایک شیر نے نکل کر اسے پھاڑ کھایا۔ اور اس کا مال بھی برباد ہوا۔ بیوی جو ابولہب کی تھی۔ وہ ایک دن وزنی لکڑیوں کا گٹھا رسی سے باندھ کر پشت پر اٹھانے لگی۔ تو رسی کا پھندا اتفاقاً پھسل کر گلے میں آ گیا۔ اس سے اپنی گردن نہ چھڑا سکی۔ گلا گھٹ گیا اور پھانسی پا کر ختم ہو گئی۔ غرض سارا گھر اور مال و اسباب تباہ ہو گیا۔ گھر والے مر گئے۔ اور اسی طرح جس طرح پیشگوئی کی گئی تھی۔ سب باتیں حرف بحرف پوری ہوئیں۔ سو یہ بدگوئی نہ تھی۔ بلکہ اللہ تعالےٰ کا ایک عظیم الشان نشان تھا۔ کہ اس کا وقت سے پہلے بتانا۔ پھر اس کا بعینہٖ اسی طرح پورا ہونا۔ اور نصرت حق کا اس قہری رنگ میں اترنا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت پر ایک زبردست دلیل ہے۔ اور بس۔ اب سورۃ تبّت یدا ساری پڑھو۔ اور لطف اٹھاؤ ؎

(۱۸۵) شادی کی عمر

وابتلوا الیتامٰی حتّٰی اذا بلغوا النکاح فان اٰنستم منھم رشداً فادفعوا الیھم اموالھم (نساء) یعنے نکاح کی عمر وہ ہے۔ جب لوگ اپنے طور پر کاروبار کرنے کے قابل ہو جائیں۔ اور نیک بد سوچ سمجھ سکیں ورنہ یوں تو بارہ تیرہ سال کا لڑکا بھی شادی کے قابل ہو جاتا ہے۔ مگر اس عمر میں کوئی شخص اس کو مال اور جائداد کا انتظام سپرد نہیں کرتا۔ پس جب کمائی کے قابل اور مال و جائداد کی نگہداشت کے لائق ہو جائے۔ اس وقت مرد کا نکاح ہونا چاہیئے۔ مثلاً ایک شخص جو کالج میں تعلیم پاتا ہے۔ اس کی کمائی اور مالی انتظام جب شروع ہوگا۔ جب وہ بی۔ اے پاس ہو جائے گا۔ یا بی۔ اے۔ بی۔ ٹی یا ایل۔ ایل۔ بی ہو جائے گا۔ سو وہی عمر اس کی کمائی اور مالی انتظام کی ہوگی۔ اور وہی عمر اس کی شادی کی بھی ہوگی۔ زمیندار کی عمر نسبتاً کم ہوگی۔ اسی طرح تاجر کی جب وہ اس عمر کو پہونچ جائے۔ کہ اپنی دکان چلانے کی عقل اس میں آ جائے۔

(۱۸۶) علم کے ایک معنی

ولا تقف ما لیس لک بہٖ علم اس جگہ ما لیس لک بہٖ علم کے معنوں کے متعلق لوگوں کو مشکل نظر آتی ہے۔ سو یہاں وہی معنے کرنے چاہئیں جو ان جاھدٰک لتشرک بی ما لیس لک بہٖ علم میں معنی کئے جاتے ہیں۔ یعنی ایسی بات جس پر عقلی و نقلی دلائل نہ ہوں۔ اس کی اتباع نہیں کرنی چاہیئے۔ اس طرح یہاں علم کے معنی دلیل کے ہو گئے۔ یا ثابت شدہ صداقت کے۔ یہ معنے بالکل غلط ہیں۔ کہ جس چیز کا تجھے علم نہ ہو۔ اس کو حاصل کرنے کی کوشش نہ کر۔ یعنی مثلاً اگر تجھے دین کا علم نہیں تو اس کے سیکھنے کی کوشش نہ کر۔ ایسے معنی بالبداہت لغو ہیں ؎

(۱۸۷) ظرف

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک اصل یہ بھی پیش کیا ہے۔ کہ گو خدا تعالےٰ کے فضل محدود نہیں مگر یہ فضل بھی ظرف کے مطابق نازل ہوتے ہیں۔ اور ہر شخص کا ایک ہی ظرف نہیں ہے۔ بلکہ ظرف مختلف ہوتا ہے ہر ایک کا۔ اس اصل کا استدلال اس آیت سے ہوتا ہے۔ ویؤت کلّ ذی فضلٍ فضلہ۔ یعنی اللہ تعالےٰ کے انعامات اس شخص کی وسعتِ ظرف کے مطابق ہوا کرتے ہیں۔ نیز اس آیت سے انزل من السماء ماءً فسالت اودیۃٌ بقدرھا (رعد)

اسی طرح لا یکلف اللّٰہ نفساً الا وسعھا (بقرہ) یعنے اپنی وسعتِ ظرف کے مطابق ہر انسان مکلف ہوتا ہے ؎

(۱۸۸) حضرت زکریا علیہ السلام کی خاموشی

حضرت زکریا علیہ السلام نے جب اولاد کے لئے دعا کی۔ تو انکو بشارت ملی۔ کہ تم کو ایک لڑکا دیا جائے گا۔ انہوں نے عرض کیا۔ کہ اے خداوند کوئی نشانی بتا۔ کہ کب میری بیوی حاملہ ہوگی۔ حکم ہوا۔ کہ اس کی نشانی یہ ہے۔ کہ اس وقت تو تین دن تک لوگوں سے بولے گا نہیں۔ کچھ مدت بعد حضرت زکریا کو گلے کی خراش ہو کر ان کی آواز بیٹھ گئی۔ یعنے انہیں وہ تکلیف ہو گئی جسے گلا بیٹھنا کہتے ہیں۔ اور جس کا نام ڈاکٹر Simple Laryngitis. رکھتے ہیں۔ وہ سمجھ گئے۔ کہ وہ وقت آگیا۔ چنانچہ ان کی بیوی خدا کے فضل سے بار دار ہو گئیں۔ اور یحیٰی علیہ السلام پیدا ہوئے۔ گلا بیٹھنا عام طور پر ایک معمولی شکایت ہے۔ مگر آواز اس میں قریباً بالکل جاتی رہتی ہے۔ اور باقی جسم میں کوئی بیماری نہیں ہوتی۔ اور عموماً اس حالت میں میاں بیوی کے تعلقات صحبت میں کوئی ہرج نہیں ہوتا جیسے کہ ان کے قصہ سے بھی معلوم ہوتا ہے۔ عموماً تین دن کے بعد گلا کھل جاتا ہے۔ اور گو بیوی کے قابل رہتا ہے۔ مگر ایسا آدمی بسبب آواز کے بیٹھ جانے کے نماز پڑھانے کے قابل نہیں رہتا اسی لئے حجرہ سے نکل کر ان کو اشارہ سے لوگوں کو سمجھانا پڑا۔ کہ تم اپنی جماعت کرا لیا کرو۔ میرا انتظار نہ کرنا میری آواز نہیں نکلتی ؎

بظاہر اتنا قصہ ہے۔ قبولیت دعا کا معجزہ یہ ہے۔ کہ اس عمر میں اور بانجھ بیوی سے بیٹا پیدا ہوا۔ مگر گلا بیٹھ جانا اور تین دن رات نماز پڑھانے کے قابل نہ ہونا۔ باقی ہر طرح تندرست رہنا۔ یہ باتیں اس وقتِ موعود کے پہچاننے کے لئے بطور نشان کے تھیں۔ گو بذات خود یہ معمولی واقعات تھے۔ نہ کہ حیران کن امور جیسے کہ لوگوں نے ان کو بنا رکھا ہے ؎

فضیلت اسلام

مذاہب عالم میں سے عالمگیر مذہب صرف اسلام ہے

آج دنیا مختلف مذاہب و ملل کی آماجگاہ بنی ہوئی ہے۔ جسے دیکھو وہ اپنے مذہب کی تعریف میں زمین و آسمان کے قلابے ملاتا نظر آتا ہے اور بغیر اس بات پر کافی غور کرنے کے کہ اس کا مذہب اُن دعاوی کا متحمل بھی ہے۔ یا نہیں۔ جو اس کی زبان سے نکلتے ہیں۔ وہ دوسروں سے یہ منوانے کی کوشش کرتا ہے۔ کہ صرف اسی کا مذہب اس قابل ہے۔ کہ اُسے قبول کیا جائے۔ باقی سب مذاہب صداقت سے دُور اور حقانیت کے راستہ سے انسان کو منحرف کرنے والے ہیں۔ عیسائیوں کو دیکھو۔ تو وہ یہی دعوےٰ کرتے نظر آتے ہیں۔ ہندوؤں کو دیکھو۔ تو وہ بھی اسی بات کے مدعی ہیں۔ یہودیوں کو دیکھو تو اور پارسیوں کو دیکھو تو۔ غرض سب اس ایک ہی نقطۂ مرکزی کے گرد چکر لگا رہے ہیں۔ کہ مذاہب عالم میں سے انہی کا مذہب قابلِ قبول ہے۔ اور وہی سب سے افضل۔ اور خوبیوں کے لحاظ سے سب سے بالاتر ہے:۔

عقلاً ہر مذہب کے پیرو کو اس بات کا حق حاصل ہے۔ کہ وہ جس بات کو سچا سمجھے۔ اُسے دوسروں سے منوانے کی کوشش کرے۔ لیکن یہاں سوال کسی مذہب کے پیروؤں کے مذہبی استحقاق کا نہیں۔ بلکہ اس بات کا ہے۔ کہ آیا واقعہ میں ان کے مذاہب اسی بات کے مدعی ہیں جس کا وہ دُنیا میں اعلان کر رہے ہیں۔ اگر عیسائیت یا یہودیت یہ اعلان کرتی ہو۔ کہ دُنیا میں عیسائیت یا یہودیت سے بڑھ کر خدا تعالےٰ کو اور کوئی مذہب پیارا نہیں۔ تب بے شک ان مذاہب کے تابعین یہی بات دوسروں سے منوانے کی اگر کوشش کریں۔ تو ان کی کوشش ہر عقلمند کے نزدیک جائز ہوگی۔ لیکن اگر مذہب تو یہ کہتا ہو۔ کہ میں سارے جہان کے لئے نہیں۔ بلکہ بعض مخصُوص قوموں کے لئے ہوں۔ یا مذہب تو یہ کہتا ہو۔ کہ میری تعلیم عالمگیر نہیں۔ بلکہ مختص الزمان والمکان ہے۔ لیکن اس مذہب کے پیرو بقول شخصے "مدعی سُست گواہ چُست" یہ کہتے پھریں۔ کہ ہمارا مذہب سب دُنیا کے لئے ہے۔ اور اس کی تعلیمات میں ہمہ گیری پائی جاتی ہے۔ تو کوئی شخص ایسے مجنونانہ دعوے کو درخورِ اعتنا نہیں سمجھ سکتا:۔

غرض کسی مذہب کی فضیلت اس صورت میں ثابت ہوسکتی ہے۔ جب وہ مذہب خود اپنی افضلیت کا دعویدار ہو اگر کوئی مذہب خود ایسا دعوےٰ نہیں کرتا گر اس کے پیرو یہ شور مچانا شروع کر دیتے ہیں۔ کہ ہمارا مذہب سب سے افضل ہے تو کسی فہیم اور سمجھدار انسان کے نزدیک اُن کا یہ شور وقعت نہیں رکھ سکتا:۔

چونکہ موجودہ زمانہ میں مذاہب کی جو کشتی ہو رہی ہے۔ اس میں ایک طرف اسلام بھی بہزار شان و شوکت جلوہ گر ہے۔ اور ہم مسلمانوں کا یہ دعوےٰ ہے کہ اسلام کے مقابلہ میں باقی تمام مذاہب ایسے ہی ماند ہیں جیسے سُورج کے مقابلہ میں ٹمٹماتی ہوئی شمع۔ اس لئے ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ اسلام کی فضیلت کے متعلق بعض دلائل ہدیۂ قارئین کئے جائیں۔ یہ امر بیان کیا جاچکا ہے۔ کہ وہ مذہب جو سب سے افضل ہو۔ اس کا یہ اولین فرض ہے کہ وہ اپنی فضیلت کا دعوےٰ خود اپنی زبان سے پیش کرے۔ عیسائی بے شک کہتے ہیں۔ کہ انجیل سب جہان کے لئے ہے۔ لیکن انجیل نے کسی ایک مقام پر بھی یہ نہیں کہا۔ کہ میں سب دُنیا کی ہدایت کے لئے ہوں۔ ہندو ویدوں کے متعلق یہ ادعا کرتے ہیں کہ وہی تمام علوم و فنون کا بھنڈار ہیں۔ مگر ویدوں نے خود یہ دعوےٰ کیا ہے۔ یا نہیں۔ اس کا بارِ ثبوت ہندوؤں پر ہے۔ جس سے وہ آجتک عہدہ برآ نہیں ہوئے۔ یہی حال باقی مذاہب کا ہے۔ ان کے پیرو کہنے کو تو کہتے ہیں۔ کہ ہمارا مذہب سب سے برتر سب سے خوبتر اور سب سے حسین تر ہے۔ مگر جب کہا جاتا ہے۔ کہ آپ کا مذہب خود بھی یہ دعوےٰ کرتا ہے یا نہیں۔ تو وہ آئیں بائیں۔ شائیں کرنے لگ جاتے ہیں۔ اور نہیں کوئی ایسی آیت ایسی شرتی یا ایسا منتر نہیں ملتا جس میں اُن کے مذہب نے یہی دعوےٰ کیا ہو جو ان کی زبانوں پر ہوتا ہے۔ لیکن فضیلت صرف اسلام کو حاصل ہے۔ کہ مذاہب عالم کے مقابلہ میں اس نے یہ اعلان کیا۔ اور بالفاظ واضح اعلان کیا۔ کہ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا۔ کہ اے لوگو۔ میں نے تمہارے دین کو جس کا نام اسلام ہے۔ سب مذاہب میں سے اکمل قرار دیا ہے۔ اور اس کے ذریعہ اپنی نعمتوں کا تم پر اتمام کر دیا ہے۔ یہ دعوےٰ افضلیت ایسا واضح ہے۔ کہ اس میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں۔ پھر اسلام نے نہ صرف دعوےٰ اکملیت کیا بلکہ اپنا یہ منصب بیان کیا ہے۔ کہ میں تمام جہان کے لوگوں کی ہدایت کے لئے اُترا ہوں۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ تبارک الذی نزل الفرقان علیٰ عبدہٖ لیکون للعالمین نذیرا۔ کہ بڑی برکتوں والا وہ خدا ہے۔ جس نے فرقان اپنے بندے پر اُتارا ہے۔ تاکہ وہ تمام جہان کے لوگوں کے لئے نذیر بنے۔ اس میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انذار کی وسعت کو عالمین کی وسعت کے برابر قرار دیا ہے۔ اور فرمایا ہے۔ کہ ہمارا یہ رسول کسی ایک قوم یا ایک ملک کے لئے نہیں۔ بلکہ عالمین کے لئے۔

یعنی سب جہانوں۔ اور ان تمام لوگوں کے لئے نذیر ہے۔ جو ان جہانوں میں بستے ہیں۔ گویا گوروں اور کالوں کے لئے۔ سُرخ اور سفید اقوام کے لئے۔ مغربی اور ایشیائی نسلوں کے لئے۔ اسی طرح مشرق اور مغرب۔ شمال اور جنوب میں بسنے والے تمام نفوس کے لئے۔ اسے ہادی و راہنما بنا کر بھیجا گیا ہے۔ پھر مزید اعلان کرتے ہوئے فرماتا ہے۔ ما ارسلناک الا کافۃ للناس بشیراً و نذیرا۔ ہم نے تجھے کافۂ انام کے لئے بشیر و نذیر بنا کر بھیجا ہے۔ اسی طرح فرمایا۔ قل یاایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا۔ تو کہہ دے۔ کہ اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسُول بن کر آیا ہوں۔ پھر اور وضاحت کی۔ اور فرمایا۔ ان ھو الا ذکر للعالمین۔ یہ قرآن تمام جہان والوں کے لئے نصیحت نامہ ہے۔ اہلِ عرب یا کسی اور کے لئے مخصوص نہیں۔ خود رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنی اس فضیلت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ کان النبی یبعث الی قومہٖ خاصۃ وبعثت الی الناس عامۃً۔ کہ انبیائے سابقین صرف اپنی اپنی قوم کی ہدایت کے لئے بھیجے جاتے تھے۔ اسی لئے حضرت مسیح نے جب اپنے حواریوں کو تبلیغ کے لئے بھیجا۔ تو انہیں یہ ہدایت دی۔ کہ اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کو تلاش کرنا۔ اور جب ایک سامری عورت آپ پر ایمان لانا چاہی۔ تو آپ نے فرمایا۔ میں اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے سوا اور کسی کی طرف نہیں بھیجا گیا۔ مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ میں وہ پہلا نبی ہوں۔ جس کی دعوت تمام قوموں کے لئے ہے۔ اور دُنیا کے ہر فرد بشر کا یہ فرض ہے۔ کہ وہ مجھ پر ایمان لائے۔ اب دیکھئے یہاں اسلام نے اپنی افضلیت اور عالمگیر ہونے کا خود دعوےٰ کیا ہے۔ یہ نہیں ہوا۔ کہ مسلمانوں نے کہنا شروع کر دیا ہو۔ کہ اسلام سب مذاہب میں سے افضل ہے۔ اور قرآن ان کا ہمنوا نہ ہو۔

بلکہ اسلام اور قرآن نے پہلے دعوے کیا۔ اور مسلمانوں نے بعد میں اس دعویٰ کو دنیا میں پھیلایا۔ پس عالمگیر مذہب وہی ہو سکتا ہے۔ جسے خود اپنے عالمگیر ہونے کا دعوے ہو۔ اگر کوئی مذہب اپنے آپ کو محدود المقام والزمان بتاتا ہو۔ مگر اس کے پیرو اسے عالمگیر قرار دیتے ہوں۔ تو وہ یقیناً ایک مجرمانہ فعل کے مرتکب ہوں گے۔ اس ضمن میں اگر تمام مذاہب کا جائزہ لیا جائے۔ تو بجز اسلام اور کوئی مذہب ایسا دکھائی نہیں دیگا جسے اپنے افضل اور عالمگیر ہونے کا دعوے ہو۔ پس کوئی وجہ نہیں کہ اسلام کو باقی مذاہب پر افضل و برتر نہ قرار دیا جائے ؂

اس موقعہ پر کہا جا سکتا ہے۔ کہ محض افضل یا عالمگیر ہونے کا دعوے کرنا تو کوئی چیز نہیں۔ دعوے تو ہر شخص کر سکتا ہے۔ سو اس میں کوئی شبہ نہیں کہ یہ بات درست ہے۔ مگر اسی صورت میں جب دعوے کے ساتھ دلائل موجود نہ ہوں۔ لیکن اگر دعوے بھی ہو۔ اور پھر دلائل بھی موجود ہوں تو ان دو صورتوں کی موجودگی میں کوئی شخص اسے معمولی نظر سے نہیں دیکھ سکتا۔ اول الذکر ادعا کی ایسی ہی مثال ہے۔ جیسے کوئی شخص کہے کہ میں بڑا پہلوان ہوں۔ اب محض کسی کے یہ کہہ دینے سے کہ میں بڑا پہلوان ہوں۔ یہ ثابت نہیں ہو جائے گا۔ کہ وہ واقعہ میں زبردست پہلوان ہے۔ لیکن اگر وہ دس بیس پہلوانوں کو پچھاڑ بھی لیتا ہے اور کوئی اس کے مقابلہ میں نہیں ٹھہر سکتا۔ تو ہر شخص اس کے دعوے کو سچا سمجھے گا۔ یہی حال اسلام کا ہے۔ اسلام نے بھی صرف اپنی اکملیت کا دعوے نہیں کیا۔ بلکہ اس کے دلائل بھی دیئے ہیں۔ اور اس طرح ادلہ و براہین سے اپنا لوہا منوایا ہے۔ اس امر کے ثبوت میں اگرچہ بیسیوں باتیں پیش کی جا سکتی ہیں۔ مگر مثال کے طور پر صرف ایک امر کا ذکر کیا جاتا ہے ؂

یہ امر ہر شخص جانتا ہے کہ عفو اور انتقام دو مختلف انسانی خلق ہیں جو اللہ تعالےٰ نے فطرت انسانی میں ودیعت کئے ہوئے ہیں۔ یعنے کبھی انسان چاہتا ہے۔ کہ دشمن سے انتقام لے۔ اور کبھی اس کو کمزور دیکھ کر یا یہ سمجھ کر کہ اس نے بے وقوفی سے فلاں فعل کا ارتکاب کیا ہے۔ عمداً نہیں کیا چاہتا ہے کہ اسے معاف کر دے۔ اب عالمگیر مذہب وہی ہو سکتا ہے۔ جو ایسی تعلیم دے۔ جو فطرت انسانی کے عین مطابق ہو۔ اور جس پر عمل کر کے کوئی خلق ضائع نہ ہوتا ہو۔ عیسائیت اگر عالمگیر تھی تو اسے چاہیئے تھا۔ کہ اس امر کی رعائت رکھتی۔ مگر ہم دیکھتے ہیں۔ کہ اس نے صرف عفو پر زور دیا ہے۔ انتقامی قوت جو فطرت انسانی میں رکھی گئی ہے۔ اور جو سیاست مدن اور تنظیم اقوام کے لئے نہائت ضروری ہوتی ہے۔ اسے بالکل کچل دیا ہے۔ بلکہ یہاں تک تعلیم دی ہے۔ کہ اگر کوئی ایک گال پر تھپیڑ مارے۔ تو انسان کو چاہیئے۔ کہ اپنا دوسرا گال بھی اس کی طرف پھیر دے۔ اس کے مقابلہ میں یہودیت نے بنی نوع انسان کو یہ تعلیم دی ہے۔ کہ دانت کے بدلے دانت۔ اور کان کے بدلے کان۔ یعنی دشمن جس رنگ میں حملہ کرے۔ بطور سزا تم بھی اسی رنگ میں اسے اذیت پہونچاؤ۔ اگر اس نے دانت توڑا ہے۔ تو تم بھی اس کا دانت توڑ دو۔ اور اگر اس نے کان کاٹا ہے۔ تو تم بھی اس کا کان کاٹ دو۔ اور قطعاً عفو کو اپنے قریب بھی نہ آنے دو۔ اب یہ دو تعلیمیں ہیں جو عیسائیت اور یہودیت نے پیش کیں۔ لیکن ہر شخص ادنے تامل سے بھی سمجھ سکتا ہے۔ کہ ان میں سے ایک میں اگر افراط سے کام لیا گیا ہے۔ تو دوسری میں تفریط سے۔ کیونکہ نہ ہر جگہ عفو اچھا ہوتا ہے۔ اور نہ ہر جگہ انتقام۔ اسی لئے اسلام جو عالمگیر مذہب ہے۔ اور جو قوئے انسانی میں سے کسی کو کچلنے کی بجائے ہر ایک کی مناسب تربیت کرتا ہے۔ اس نے یہ تعلیم دی۔ کہ دیکھو اگر تم انتقام لینا مناسب خیال کرو۔ تو انتقام لے لو اور اگر معاف کر دینا مناسب سمجھو تو معاف کر دو۔ گویا اسلام نے میانہ روی کی تعلیم دے کر جہاں ایک طرف قوتِ عفو کو زندہ رکھا۔ وہاں دوسری طرف قوتِ انتقام کو بھی اس نے ضائع ہونے سے بچا لیا۔ اور اس طرح ثابت کر دیا کہ اس نے اکملیت کا صرف دعوے نہیں کیا۔ بلکہ اپنی اکملیت کے ثبوت میں اس نے ایک کامل تعلیم بھی اتاری ہے۔ جس کا کوئی حصہ ایسا نہیں جس پر عمل کرنا فطرتِ انسانی پر گراں گزر سکے ؂

پس اسلام مذاہب عالم پر منجملہ اور وجوہ کے اس وجہ سے بھی فضیلت رکھتا ہے۔ کہ وہ سب مذاہب سے افضل ہونے کا مدعی ہے۔ اور اپنے اس دعوے کے ثبوت میں اس نے وہ کامل تعلیم پیش کی ہے۔ جس کی نظیر کوئی اور الہامی کتاب پیش کرنے سے بالکل قاصر ہے ؂

احمدی بچوں کے متعلق ایک افسوسناک تجربہ

مدرسہ احمدیہ کی پہلی جماعت میں داخلہ کے لئے یہ شرط ہے کہ طالب علم مدارس انگریزی سے چوتھی جماعت پاس کر کے آئے۔ اس لئے اس مدرسہ میں کچھ طالب علم تو مدرسہ تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان سے چوتھی جماعت پاس کر کے آتے ہیں۔ اور کچھ بیرونی مدارس سے۔ ان میں سے جو طلباء مدرسہ تعلیم الاسلام سے آتے ہیں۔ وہ ناظرہ قرآن مجید پڑھے ہوئے ہوتے ہیں۔ کیونکہ اس مدرسہ میں قرآن مجید کی پڑھائی داخل کورس ہے۔ لیکن جو طلباء بیرونی مدارس سے پرائمری پاس کر کے آتے ہیں۔ وہ قرآن مجید بالکل نہیں پڑھے ہوتے۔ اور مدرسہ احمدیہ میں داخل ہو کر وہ دوسرے طلباء کے ساتھ بالکل چل نہیں سکتے۔ کیونکہ انہیں ایک لفظ قرآن مجید کا پڑھنا نہیں آتا۔ بلکہ وہ قاعدہ یسرنا القرآن بھی نہیں پڑھ سکتے۔ اس لئے انہیں قرآن مجید پڑھے ہوئے طلباء کے ساتھ چلانے میں سخت دقت پیش آتی ہے۔ اور چونکہ انہیں نئے سرے سے قاعدہ پڑھایا جاتا ہے۔ اس لئے وہ قرآن مجید اور دوسرے عربی علوم میں سخت کمزور رہ جاتے ہیں۔ حالانکہ وہ احمدی والدین کے بچے ہوتے ہیں مگر افسوس ہے کہ ماں باپ احمدی ہوتے ہوئے پھر اپنے بچوں کو گھر پر نہ قاعدہ یسرنا القرآن پڑھاتے ہیں۔ اور نہ قرآن مجید کی تعلیم انہیں دی جاتی ہے۔ اور وہ قرآن مجید کے لحاظ سے ایک ہندو طالب علم کی طرح کورے کے کورے ہوتے ہیں۔ حالانکہ ؏

اے عزیزو سنو کہ بے قرآں ؂ حق سے ملتا نہیں کبھی انسان (مسیح موعودؑ)

کسقدر افسوس کا مقام ہے کہ احمدی والدین انگریزی مدارس میں تو اپنے لڑکوں کو داخل کر دیتے ہیں۔ اور انہیں حساب جغرافیہ وغیرہ علوم کی تعلیم تو دلواتے ہیں۔ مگر خدا کی پاک اور بزرگ کتاب کیطرف سے اس قدر غفلت برتتے ہیں۔ کہ مطالب چھوڑ اس کے الفاظ سے بھی ان کا لڑکا نا آشنا رہتا ہے۔ پس میں نہائت تاکید سے تمام احمدی دوستوں سے عرض کرتا ہوں۔ کہ اگر آپ کے بچے انگریزی مدارس میں تعلیم پاتے ہیں۔ اور وہاں قرآن مجید نہیں پڑھایا جاتا۔ تو آپ گھر پر انہیں خود یا ان کی مائیں قاعدہ یسرنا القرآن پڑھائیں۔ اور اسکے ختم ہونے پر قرآن مجید شروع کرائیں۔ اور اس طرح چار سال کے اندر جہاں انکے بچے انگریزی مدارس سے پرائمری پاس کر لیں گے۔ وہاں گھر میں نہائت سہولت اور آسانی سے قرآن مجید کی تعلیم مکمل ہو جائے گی۔ اور یہ کام مشکل نہیں۔ صرف ذرا سی توجہ کی ضرورت ہے۔ اگر روزانہ نصف گھنٹہ اس کام پر صرف کیا جائے۔ تو ایک برس میں قرآن مجید ختم ہو سکتا ہے۔ امید ہے کہ میری اس گزارش کو پڑھ کر احمدی احباب توجہ فرمائیں گے۔ اور اس تحریک کے پڑھتے ہی اپنے ان بچوں کو جو انگریزی مدارس میں پڑھتے ہیں۔ گھر پر قاعدہ یسرنا القرآن اور پھر قرآن مجید خود پڑھائیں گے۔ ورنہ وہ خدا کو قیامت کے دن کیا

تاریخ ہجری کا رواج اور جماعت احمدیہ کا فرض

وقت کا اندازہ

اسلامی شریعت عالمگیر ہے۔ خدا تعالےٰ نے وقت کے اندازہ کے لئے سورج اور چاند کے دورہ کو معیار قرار دیا ہے۔ فرمایا هو الذی جعل الشمس ضیاء والقمر نورا وقدره منازل لتعلموا عدد السنین والحساب ما خلق الله ذالك الا بالحق یفصل الایات لقوم یعلمون (یونس)

دوسری جگہ فرمایا۔ وجعلنا اللیل والنهار آیتین فمحونا آیة اللیل وجعلنا آیة النهار مبصرة لتبتغوا فضلا من ربکم ولتعلموا عدد السنین والحساب وکل شیئ فصلناه تفصیلا (الاسرٰی)

ان دو آیات سے ظاہر ہے کہ اسلام شمسی اور قمری ہر دو حسابات کو صحیح تسلیم کرتا ہے۔ چنانچہ عبادات میں اللہ تعالےٰ نے بعض اوقات سورج کی گردش سے وابستہ کر دیئے ہیں۔ جیسا کہ پانچوں نمازوں کے اوقات ہیں۔ اور بعض عبادات کو چاند کے طلوع سے متعلق قرار دیا ہے۔ جیسا کہ رمضان کے روزے اور حج وغیرہ ہیں

شمسی حساب

پس یہ تو قطعاً درست نہیں۔ کہ اسلام نے شمسی حساب کو نظر انداز کر دیا ہے۔ ہاں اللہ تعالےٰ کی عجیب حکمتوں نے اسلام کی ہمہ گیری کے لئے ہر دو حسابات پر مشتمل دستور العمل دنیا کے سامنے پیش کیا ہے۔ قرآن مجید فرماتا ہے۔ ان عدة الشهور عند الله اثنا عشر شهرا فی کتاب الله یوم خلق السموات والارض منها اربعة حرم ذلك الدین القیم (التوبة) کہ ابتدائے آفرینش سے خدائی قانون میں بارہ ہی مہینے مقرر ہیں۔ اور ہمیشہ بارہ ہی مہینے رہیں گے۔ اس میں کوئی تبدیلی ممکن نہیں۔ اور یہ بارہ مہینے شمسی اور قمری دونو طریق پر جاری تھے۔ اور جاری رہیں گے۔

غرض یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ اسلام نے شمسی حساب کو باطل قرار نہیں دیا۔ بلکہ اسے درست تسلیم کر کے جاری رکھا ہے۔ کیونکہ بعض انتظامی امور کے لئے شمسی حساب کی ضرورت پیدا ہوتی ہے۔

قمری حساب

لیکن بایں ہمہ اسلامی تاریخ کا امتیازی نشان قمری حساب کا استعمال کرنا ہے اور وہ بھی حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی ہجرت سے۔ کیونکہ اسلام کی اشاعت اور اس کی غیر معمولی ترقی کا آغاز ہجرت سے ہی ہوتا ہے عالم اسلام میں چودہ سو برس سے قمری یا ہجری تاریخ کے استعمال کا رواج چلا آیا ہے۔ مگر آج مغربیت کے زیر اثر عام مسلمان اس اسلامی شعار سے اس قدر ناآشنا ہو چکے ہیں۔ کہ انہیں اسلامی مہینوں کے نام تک یاد نہیں۔ اور اگر کبھی قمری مہینہ اور تاریخ کے معلوم کرنے کی ضرورت پیش آئے تو اخبارات اور جنتریوں کی ورق گردانی کے سوا چارہ نہیں ہوتا۔ اسلامی تاریخ سے یہ افسوسناک بے اعتنائی ہے۔

بکرمی تاریخ

گزشتہ دنوں مجھے ریاست جموں میں جانے کا اتفاق ہوا۔ ایک احمدی دوست نے دوسرے سے تاریخ دریافت کی۔ تو اس نے اسلامی یا انگریزی تاریخ بتانے کی بجائے بکرمی تاریخ بتلائی۔ وہاں پر اس تاریخ کا استعمال ہے۔ ممکن ہے دیگر ہندو ریاستوں میں بھی یہی حال ہو۔ مجھے یہ دیکھکر سخت صدمہ ہوا۔ کہ گورنمنٹ برطانیہ کے زیر سایہ ریاست تو ہندو سمت کی ترویج کو اپنا فرض سمجھتی ہے۔ اور اس کی مسلمان رعایا بھی اسی تاریخ سے آشنا ہے۔ لیکن ہم اسلامی یا ہجری تاریخ کی ترویج سے غفلت اختیار کر رہے ہیں۔

قمری حساب کے خلاف غلط اعتراض

عرب میں پہلے سے عموماً اور اسلام کے آغاز سے خصوصاً قمری مہینوں کی پابندی کی گئی ہے۔ قمری حساب کے اجراء کو مشکل قرار دینے والے وہی لوگ ہیں۔ جو کہتے ہیں۔ کہ آج سود کے بغیر چارہ نہیں۔ اور بغیر سود کے تجارت کرنا ناممکن ہے۔ لیکن اسلام کا شاندار چودہ سو سالہ دور ان دونوں باتوں کی تردید کرتا ہے۔ اور فرضی خطرات کی بناء پر واقعات کو غلط قرار نہیں دیا جا سکتا۔

جماعت احمدیہ میں تاریخ ہجری کا اجرا

سیدنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفۂ دوم کی یہ امتیازی خصوصیت ہے۔ کہ آپ نے ہجرت نبوی سے تاریخ شروع فرمائی۔ تاریخوں میں اولیات عمرؓ میں لکھا ہے۔ اول من کتب التاریخ من الهجرة۔ اور یہ ایک عجیب اتفاق ہے۔ کہ اب جماعت احمدیہ کے سامنے تاریخ ہجری کے استعمال اور اس کی ترویج کی تحریک بھی سیدنا حضرت فضل عمر رضی اللہ عنہ خلیفۂ دوم کے عہد سعادت مہد میں پیش کی جا رہی ہے۔ خلفاء راشدین کی سنت کی پیروی کا بھی ہمیں حکم ہے۔ اور اس کا احیاء بھی ضروری ہے۔ اور اسوقت اس احیاء سے سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی سیدنا حضرت امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ایک اور مشابہت بھی ثابت ہو گی۔ درحقیقت یہ ایک معمولی سنت کا احیاء نہیں کیونکہ قومیں اپنے خصوصی امتیازات کو زندہ رکھکر ہی باعزت زندگی بسر کر سکتی ہیں۔

ضروری درخواست

میں تمام احمدی احباب سے عموماً اور صدر انجمن احمدیہ اور جملہ مرکزی نظارتوں سے خصوصاً درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ اپنے تمام کاغذات اور یادداشتوں میں تاریخ ہجری کا استعمال ضروری قرار دیں۔ اور اگرچہ ملکی حالات کے ماتحت انگریزی مہینوں کی تاریخ کا ذکر کرنا بھی مناسب ہے۔ لیکن ہر حالت میں ہجری تاریخ کا اندراج فرض قرار دیا جائے۔

جناب ناظر صاحب تعلیم و تربیت سے بھی درخواست ہے۔ کہ وہ جماعت احمدیہ میں تاریخ ہجری کی ترویج کے سلسلہ میں مناسب ہدایات جاری فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ نے چاہا تو ہندوستان بلکہ دنیا بھر میں جماعت احمدیہ اس اسلامی شعار کو ضرور قائم کرے گی ؛

148

خاکسار

ابوالعطاء جالندھری

قابل توجہ ریلوے حکام

جو ٹرین قادیان سے امرتسر کو ۲۷-۱۲ A. M. پر چلتی ہے وہ امرتسر نارووال اور سیالکوٹ کی طرف جانیوالے مسافروں کے لئے سخت تکلیف کا باعث ہے۔ اگر کوئی مسافر قادیان سے صبح ۵۵-۵ والی گاڑی میں سوار نہ ہو سکے۔ تو اسے سخت تکلیف اٹھانی پڑتی ہے۔ کیونکہ جو گاڑی قادیان سے ۲۷-۱۲ پر چلتی ہے۔ اس کے ویرکا جنکشن پر پہونچنے سے چند منٹ قبل نارووال کی گاڑی روانہ ہو جاتی ہے اور صرف ۷ منٹ کے وقفہ کے لئے مسافروں کو دوسری گاڑی میں جو ۵-۱۷ پر امرتسر سے نارووال کے لئے روانہ ہوتی ہے۔ سوار ہونا پڑتا ہے۔ اور نارووال سے آگے سیالکوٹ وغیرہ کی طرف جانے والے مسافروں کو رات نارووال میں بسر کرنی پڑتی ہے۔ کیا ہی اچھا ہو اگر حکام ریلوے اس تکلیف کو دور کر کے پبلک کو شکرگذار بنائیں ؛ (ایک مسافر)

بیرونی انجمنوں کے جدید عہدہ داروں کی منظوری

مندرجہ ذیل انجمنوں کے لئے حسب ذیل عہدہ دار یکم مئی ۱۹۴۳ء سے ۳۰ اپریل ۱۹۴۶ء تک تین سال کے لئے منظور کئے جاتے ہیں۔ سابقہ عہدہ داروں کو چاہیئے۔ کہ فوراً مکمل ریکارڈ کے ساتھ ان کو اپنے اپنے کام کا چارج دیدیں۔ اگر کسی انجمن کے منتخب شدہ عہدہ دار کا نام فہرست ہذا میں شائع نہیں ہوا۔ تو اسے متعلقہ دفتر سے اس کے متعلق کسی اطلاع کا منتظر رہنا چاہیئے۔ اور جب تک متعلقہ دفتر سے کوئی اطلاع نہ آئے۔ سابقہ عہدہ دار ہی کام کرتے رہیں۔

کمال ڈیرہ۔ ضلع نوابشاہ سندھ

سکرٹری مال ڈاکٹر محمد موسیٰ صاحب
جنرل سکرٹری تعلیم و تربیت ماسٹر محمد یحییٰ صاحب
" انصار اللہ میاں فیض محمد صاحب
سکرٹری تبلیغ ڈاکٹر محمد موسیٰ صاحب
امام الصلوٰۃ ماسٹر محمد یحییٰ صاحب

لاہور

جنرل سکرٹری ملک خدابخش صاحب
سکرٹری تبلیغ چوہدری عبدالکریم صاحب
" تعلیم و تربیت " احمد جان صاحب محکمہ
" امور عامہ } چوہدری اسد اللہ
" امور خارجہ } خانصاحب بیرسٹر ایٹ لا
" وصایا } چوہدری عبدالرحیم صاحب ہیڈ ڈرافٹسمین
سکرٹری مال } میاں عبدالکریم صاحب ملازم جنرل سٹور
سکرٹری تالیف و تصنیف } قاضی عبدالحمید صاحب بی اے ایڈیٹر سن رائز
سکرٹری ضیافت مولوی محب الرحمٰن صاحب
آڈیٹر شیخ عبدالحمید صاحب
امین بابو غلام محمد صاحب ریٹائرڈ محکمہ ریلوے
امام الصلوٰۃ امیر جماعت

محمود آباد اسٹیٹ ریاست سندھ

پریذیڈنٹ خلیفہ عبدالرحمٰن صاحب صدیقی
سکرٹری مال ملک فتح محمد صاحب
سکرٹری تعلیم و تربیت سید محمد محسن شاہ صاحب
سکرٹری تبلیغ ملک محمد صادق صاحب

خانیوال

پریذیڈنٹ ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب آف موگا
سکرٹری مال ملک خدابخش صاحب
سکرٹری تبلیغ ڈاکٹر محمد احسان صاحب
سکرٹری تعلیم و تربیت ڈاکٹر محمد احسان صاحب
سکرٹری وصایا " "
سکرٹری تحریک جدید " "

شاہ مسکین ضلع شیخوپورہ

سکرٹری تبلیغ ماسٹر عبدالواحد صاحب
سکرٹری تعلیم و تربیت مولوی امام الدین صاحب
" " محمد الدین صاحب
" " ماسٹر محمد اسمٰعیل صاحب
" " ماسٹر نذیر احمد صاحب
" " میاں عبدالغنی صاحب
سکرٹری امور عامہ سید ولایت شاہ صاحب
" امور خارجہ میاں محمد علی صاحب
" مال سید ولایت شاہ صاحب
محاسب

نوشہرہ ضلع سیالکوٹ

پریذیڈنٹ چوہدری فضل احمد صاحب
سکرٹری وصایا ماسٹر عبدالعزیز صاحب
سکرٹری تعلیم و تربیت مولوی عبداللہ صاحب
سکرٹری مال میاں غلام محی الدین صاحب
محاسب
سکرٹری تبلیغ شیخ غلام نبی صاحب
نائب سکرٹری تعلیم و تربیت میاں اللہ رکھا صاحب

آگرہ

پریذیڈنٹ سیٹھ اللہ جوایا صاحب
سکرٹری مال صوفی محمد فضل الٰہی صاحب
" تبلیغ ڈاکٹر محمد حسین صاحب
" امور عامہ بابو محمد اسحٰق علی خانصاحب
" تحریک جدید
" مال تحریک جدید صوفی محمد فضل الٰہی صاحب
تعلیم و تربیت
سکرٹری وصایا منشی محمد ظہور الدین صاحب
امام الصلوٰۃ

میرپور خاص (سندھ)

پریذیڈنٹ بابو عطاء اللہ صاحب
سکرٹری تبلیغ
" مال بابو غلام حیدر صاحب
" وصایا سید محمود علی شاہ صاحب

کرورا۔ بنگال

پریذیڈنٹ مظہر الدین احمد صاحب
وائس " عبدالغفور صاحب
سکرٹری مال افسر الدین صاحب
سکرٹری تبلیغ ماسٹر افسر الدین صاحب
" تعلیم و تربیت ڈاکٹر فضل الرحمٰن صاحب
محصل عین الحسین صاحب
" اشفاق حسین صاحب
" فیض الاسلام صاحب

کراچی

پریذیڈنٹ ڈاکٹر بدر الدین احمد صاحب
وائس " سید فرزند علی شاہ صاحب
سکرٹری تبلیغ حاجی عبدالکریم صاحب
" تالیف و تصنیف "
سکرٹری تعلیم و تربیت چوہدری فضل احمد صاحب
" امور عامہ سید رحمت علی شاہ صاحب
" امور خارجہ
" وصایا فتح محمد صاحب مشرا
" مال رفیع الزمان خانصاحب
محاسب حکیم دین محمد صاحب
امین
آڈیٹر سید رحمت علی شاہ صاحب
سکرٹری ضیافت ملک مبارک احمد صاحب

چک سکندر ضلع گجرات

پریذیڈنٹ میاں عبدالمالک صاحب
سکرٹری تبلیغ میاں غلام غوث صاحب
" تعلیم و تربیت میاں عبدالعظیم صاحب
" مال عبدالعزیز صاحب
" تحریک جدید میاں غلام غوث صاحب
امام الصلوٰۃ میاں عبدالعظیم صاحب

پکیوال ضلع گورداسپور

پریذیڈنٹ میاں شہاب الدین صاحب
سکرٹری مال میاں عبدالخالق صاحب
امام الصلوٰۃ منشی محمد عنایت اللہ صاحب

پشاور

پریذیڈنٹ میاں حیات محمد خان صاحب
وائس " بابو محمد خواص خان صاحب
آڈیٹر "
سکرٹری مال حکیم مرغوب اللہ صاحب
" تحریک جدید "
" تحریک جدید "
محاسب مرزا عبدالمجید صاحب
سکرٹری تبلیغ اخوندزادہ محمد شاہ صاحب
" تعلیم و تربیت مولوی خلیل الرحمٰن صاحب
" امور عامہ قاضی عبدالمالک صاحب
" امور خارجہ مرزا شریعت علی صاحب
" تالیف و تصنیف مولوی عبدالکریم صاحب
" ضیافت عبدالرحمٰن صاحب
امین شیخ مظفر الدین صاحب

برج ورکس کوٹری

جنرل سکرٹری چوہدری شریف عالم صاحب
سکرٹری تبلیغ جمعدار فتح الدین صاحب
" تعلیم و تربیت "
" وصایا عبدالحمید صاحب
" ضیافت چوہدری نواب علی صاحب
" مال سید بشیر احمد صاحب
آڈیٹر بابو عبدالوہاب صاحب

پوری (اڑیسہ)

پریذیڈنٹ سید عبدالحلیم صاحب
سکرٹری مال منشی منور علی خانصاحب
" تبلیغ مولوی طاہر الدین صاحب بی اے

انبالہ چھاؤنی

جنرل سکرٹری مرزا بشیر احمد صاحب
سکرٹری تبلیغ
سکرٹری تعلیم و تربیت سید حکیم محمد ابراہیم صاحب
" مال بابو عبدالواحد صاحب
" وصایا "
نائب سکرٹری مال بابو سلطان محمود صاحب
" " وصایا " "
سکرٹری امور عامہ خواجہ نظام الدین صاحب
سکرٹری تحریک جدید بابو سلطان محمود صاحب
" مال تحریک جدید " "

محمود آباد۔ سندھ

پریذیڈنٹ ڈاکٹر احمد الدین صاحب
سکرٹری تعلیم و تربیت سید مہر علی شاہ صاحب
" تبلیغ مولوی حسن الدین صاحب
" انصار اللہ " "
" مال سیٹھ عزیز احمد صاحب
" تحریک جدید ڈاکٹر احمد الدین صاحب
" مال تحریک جدید سیٹھ عزیز احمد صاحب

خوشاب

پریذیڈنٹ }
سکرٹری امور عامہ } ملک ہدایت اللہ صاحب
〃 امور خارجہ }
وائس پریذیڈنٹ }
آڈیٹر } ماسٹر محمد ابراہیم صاحب
سکرٹری تبلیغ }
امام الصلوٰة } میاں غلام یٰسین صاحب
سکرٹری تعلیم و تربیت }
خطیب ۔ امام الصلوٰة } حافظ عبدالکریم صاحب
محصل }
سکرٹری وصایا ۔ ملک بہادر خاں صاحب
سکرٹری مال ۔ ملک نصر اللہ خاں صاحب

سکندر آباد

سکرٹری مال ۔ سیٹھ فاضل الدین صاحب
〃 تبلیغ 〃 علی محمد صاحب ایم اے
〃 وصایا غلام قادر صاحب شرق

سکرٹری امور عامہ عبدالغفور صاحب

میرٹھ

پریذیڈنٹ ۔ صوبیدار ڈاکٹر عبدالکریم صاحب
سکرٹری مال ۔ صوفی بشیر احمد صاحب

چک ۶/۱۱-ایل ضلع منٹگمری

سکرٹری مال }
امام الصلوٰة } محمد ابراہیم صاحب
سکرٹری تبلیغ }
نائب سکرٹری مال ۔ چوہدری حاکم دین صاحب
سکرٹری تعلیم و تربیت } ڈاکٹر سید
〃 وصایا } محمد حسین صاحب
سیکرٹری ضیافت ۔ چوہدری حاکم دین "
خزانچی }
امین } مولوی محمود خاں صاحب
محصل ۔ چوہدری نورالدین صاحب ذیلدار
〃 ۔ ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب
ناظر اعلیٰ

میاں بشیر احمد صاحب مرحوم

میاں بشیر احمد صاحب ابن میاں معراج الدین صاحب لاہور رنگون میں عرصہ تقریباً چھ سال سے ایک کمپنی میں کام کرتے تھے ۔ ماہ جنوری ۱۹۳۸ء کو اچانک بیمار ہو گئے ۔ اور تقریباً تین ماہ تک سخت بیمار رہے ۔ اپریل میں قدرے صحت ہو گئی ۔ اور آپ دو دن اپنے دفتر میں بھی گئے ۔ انہی دنوں میں بھی قادیان سے واپس آیا تھا ۔ مجھے بھی میرے مکان پر ملنے تشریف لائے ۔ اگرچہ کمزور بہت ہو گئے تھے ۔ مگر ویسے ظاہری طور پر کوئی فکر کی بات معلوم نہ ہوتی تھی ۔ ۲۰ر اپریل کو میرے پاس سے گئے تو گھر جا کر بخار ہو گیا ۔ اور دوبارہ نمونیہ کا حملہ ہوا ۔ جس کی وجہ سے مرحوم جانبر نہ ہو سکے ۔ مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے ۔ نہایت خوش خلق ۔ نیک طبیعت اور احمدیت کے لئے غیرت رکھنے والے تھے ۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ساتھ ایک قسم کا عشق تھا ۔ چندوں میں باقاعدہ تھے اور موصی تھے ۔ یہاں بھی مختلف دوستوں کی حتی الامکان امداد فرماتے رہتے تھے ۔

ان کی وفات کی خبر دوستوں کو دی گئی ۔ جو فوراً جمع ہونے شروع ہو گئے مگر سنگدل معاندین نے تدفین میں رکاوٹ پیدا کرنی شروع کر دی ۔

رنگون کارپوریشن کے ہیلتھ افیسر سے جو کہ ایک ہندو ہیں ۔ اور نہایت ہی شریف ہیں ۔ ماجرا بیان کیا ۔ انہوں نے ایک جگہ معین کر دی ۔ اور مرحوم کو وہاں سپرد خاک کر دیا گیا ۔ اس طرح دشمن اپنے منصوبے میں نہایت ناکام ہوا ۔ تمام احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ میاں صاحب مرحوم کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے ۔

مرحوم کے گھر کوئی لڑکا نہیں تھا ۔ بلکہ صرف تین لڑکیاں تھیں ایک لڑکی تو شادی شدہ ہے ۔ اور دو لڑکیاں ابھی چھوٹی ہیں ۔ مجھے ، اور تمام جماعت ہائے برما کو مرحوم کے پسماندگان کے ساتھ پوری پوری ہمدردی ہے ۔ اور ہم سب دعا گو ہیں ۔ کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے ۔

میں اس موقع پر جناب سید کشفی شاہ صاحب نظامی منیجر کمپنی کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں ۔ جنہوں نے حتی الوسع ہمیں ہر قسم کی امداد دی ۔ اس کے علاوہ ساری کمپنی بھی شکریہ کی مستحق ہے ۔ جس نے تمام بیماری اور تجہیز و تکفین کا تمام خرچ اپنے ذمہ لیا ۔ اور مرحوم کی جتنی تنخواہ کمپنی کے ذمہ باقی تھی ۔ بتمام و کمال مرحوم کے وارثوں کو دینے کا فیصلہ کیا ۔ خاکسار ۔ احمد خاں نسیم مبلغ برما

حفظانِ صحت

سر رانلڈ راس کی سالگرہ

بیماری ڈائنامیٹ سے بھی زیادہ خطرناک ہوتی ہے ۔ علاوہ ازیں دنیا میں بیماری کی وسعت بھی ڈائنامیٹ سے بہت زیادہ ہے ۔ لیکن حیرانی کی بات ہے کہ ہم ڈائنامیٹ کے دریافت کرنے والے کو سر رانلڈ راس کی سالگرہ کی نسبت جو ۱۳ مئی کو ہوتی ہے ۔ زیادہ اہمیت دیتے ہیں ۔ سر رانلڈ راس جن کی قدر کرنا تمام دنیا کا فرض ہے ۱۳ر مئی کو پیدا ہوئے تھے ۔

سائینس کی نگاہ میں اور دنیا کی نگاہ میں وہ بہت بڑے محقق تھے ۔ انہوں نے اپنے انکشافات نہایت خاموشی کے ساتھ ایک ہسپتال کے دارالتجارب میں سرانجام دئیے ۔ لیکن بہت کم لوگ جانتے ہیں ۔ کہ اس خاموش طبع انگریز نے جس کے انکشافات نے قریباً نصف دنیا کو بدل ڈالا ۔ ملیریا ۔ مچھروں اور کونین کے متعلق بڑے بڑے انکشافات کئے ۔

لوگ سمجھتے ہیں ۔ کہ مچھر ایسے باریک جانور کے پیٹ میں بھلا کیا سما سکتا ہے لیکن سر رانلڈ راس نے اس ضمن میں بہت سی اہم باتیں دریافت کی ہیں ۔ ایک مچھر جب کسی ملیریا والی شے کو کاٹتا ہے ۔ تو اس کے پیٹ میں متعدی خون کا ایک باریک قطرہ داخل ہو جاتا ہے ۔ اس خون کے ہضم ہونے کے دوران میں ملیریا کے جراثیم جو پیٹ میں ہوتے ہیں ۔ بڑھ جاتے ہیں ۔ اس کے بعد جب وہ مچھر کسی شخص کو کاٹتا ہے ۔ تو وہی جراثیم اس میں سرائت کر جاتے ہیں ۔ گویا دوسرے الفاظ میں مچھر کا جسم ملیریا کی ایک چھوٹی سی فیکٹری ہے ۔ اور اس خطرناک بیماری کے پھیلانے کا نہایت موثر ذریعہ

سر رانلڈ راس کو اس امر کا بخوبی علم تھا ۔ کہ مچھر اکثر اوقات کاٹتا ہے ۔ اور اس سے مرض پھیلنے کے بہت بڑے خطرات پیدا ہو جاتے ہیں ۔ سر رانلڈ راس نے اگر کچھ بھی دریافت نہ کیا ہوتا ۔ پھر بھی انکا یہ انکشاف نہایت اہم تھا ۔ لیکن انہوں نے اس سے آگے بھی قدم بڑھایا ۔ اور "ملیریا کے انسداد" کے عنوان پر ایک کتاب لکھی ۔ جس میں انہوں نے بیان کیا کہ مچھر کا خاتمہ گویا ملیریا کا خاتمہ ہے لیکن چونکہ مچھر کو کلی طور پر ختم کر دینا ناممکن ہے ۔ اس لئے اس سے بچنے کا صرف یہی طریق ہے ۔ کہ کونین کو باقاعدہ استعمال کیا جائے ۔ کونین اس بارے میں ہمیشہ بہترین دوا ہے لیگ آف نیشنز کا ملیریا کمیشن اس امر کی سفارش کرتا ہے ۔ کہ ملیریا کے موسم میں حفظ ماتقدم کے طور پر چھ گرین کونین کا روزانہ استعمال رکھنا چاہئیے اور علاج کے لئے پانچ سے سات دن تک ۱۵ سے لیکر ۲۰ گرین تک روزانہ خوراک کھانی چاہئیے ۔ اس کے بعد کوئی علاج نہیں کرنا چاہئیے ۔ لیکن بیماری کے عود کرنے کی صورت میں پھر یہی طریق اختیار کرنا چاہئیے ؛

لیگ آف نیشنز کا ملیریا کمیشن

گوشوارہ تبلیغی انصار اللہ ماہ مارچ ۱۹۳۶ء

نمبر شمار	نام جماعت	تعداد انصار اللہ	تعلیمی اجلاس	مضمون تیار کردہ	تعداد حاضری	دیہات زیر تبلیغ	تعداد وفود تبلیغ	غیر منظم صورتیں تبلیغ کروانے والے احمدی	جلسہ مناظرہ	افراد زیر تبلیغ	تعداد لٹریچر تقسیم شدہ	تعداد نو مبایعین
۱	ادرحمہ	۳۵	۵	اصلاح دیہات - صداقت حضرت مسیح موعودؑ - عورتوں کے ورثہ کے متعلق	۲۵	۷	۵	۶۰	—	۴۲۴	۶۵	۴
۲	بیری	۳۰	۴	صداقت حضرت مسیح موعود	۱۷	۲	—	—	—	—	—	—
۳	بان پور (کشمیر)	۳	۵	اجرائے نبوت	۳	۳	۳	—	۲	۵۴	۴۰	—
۴	دھلی	۱۸	۲	(۱) درس قرآن مجید (۲) تردید الوہیت مسیح (۳) ہستی باری تعالیٰ (۴) صداقت حضرت مسیح موعود (۵) حقانیت خلافت	۱۵	شہر کے مختلف محلہ جات	۴	۱۳	۱	۵۲	۱۲۰	۲
۵	سیالکوٹ	۱۲	—	مسئلہ خلافت	۱۲	۴ عدد شہر سیالکوٹ	—	—	۲	—	۱۰	—
۶	صالح نگر	۱۰	۴	صداقت اسلام - اجرائے نبوت	۱۰	۳	۱۰	۴	—	۴۷	۲۰	—
۷	کوٹ کپورہ	۴	۴		۴	۲	—	—	—	—	—	—
۸	کوئٹہ	۸	۴	ضرورت امام - صداقت حضرت مسیح موعود - اجرائے نبوت	۶	۴	۶	۸	—	۷۰	۷۰	—
۹	گٹھیالیاں	۱۶	۲	صداقت حضرت مسیح موعود - اجرائے نبوت - فرائض انصار اللہ	۹	۷	۳	۱۰۰	—	۹۰	—	—
۱۰	ملن	۴	۴	صداقت حضرت مسیح موعود ع	۴	۳	—	—	—	—	—	—
۱۱	ماہل پور	۵	—	—	—	۴	—	۲	—	۵	۲۱	—
۱۲	ہیبر پور خاص (سندھ)	۱	—	—	—	—	۱	—	—	۱۶	۵۶	—
۱۳	بڈھانوں (کشمیر)	۱۶	۲	صداقت حضرت مسیح موعودؑ وفات عیسیٰؑ	۱۲	۱۹	۲	۵	۳	—	۴۰	—
	میزان -	۱۴۲	۳۶		۱۱۷	۵۹	۳۴	۱۹۳	۸	۷۵۸	۴۴۲	۶

(خاکسار:- جنرل سیکرٹری انصار اللہ)

مولوی حبیب الرحمٰن لدھیانوی کے اعلان کا جواب

مجلس اتحاد ملت ہند کے جنرل سکرٹری سید مصطفیٰ شاہ صاحب گیلانی نے مندرجہ ذیل بیان جاری کیا ہے۔

مولوی حبیب الرحمٰن صاحب لدھیانوی صدر مجلس احرار ہند کا ایک بیان شائع ہوا ہے۔ اس بیان کی اشاعت نے مجلس احرار کی فریب کاریوں کو طشت ازبام کر دیا ہے۔ کس قدر تعجب کا مقام ہے۔ کہ مولوی صاحب فخریہ اعلان کر رہے ہیں۔ کہ مجلس احرار کی سول نافرمانی حصول مسجد شہید گنج کے لئے نہیں تھی بلکہ اپنی سابقہ حماقتوں کی تائید کے لئے شروع کی گئی تھی۔ جب آغاز تحریک میں مسلمانان لاہور نے اعتراض کیا تھا۔ کہ احرار کی سول نافرمانی حصولِ مسجد کے لئے نہیں ہے۔ بلکہ محض جماعتی وقار کو بحال کرنے کے لئے یہ ڈھونگ رچایا گیا ہے۔ تو مولوی مظہر علی اظہر نے اس الزام کی تردید کر دی تھی۔ اور کہا تھا۔ کہ ہم نے مسجد شہید گنج کے حصول کے لئے سول نافرمانی کا آغاز کیا ہے۔ احرار نے اس قسم کے طرز عمل سے مسجد شہید گنج کی تحریک کے ساتھ خوفناک مذاق کیا ہے۔ جس کا خمیازہ ملت اسلامیہ کو بھگتنا پڑے گا۔ چودھری افضل حق صاحب امرتسر میں کانگرس کی مخالفت۔ سید عطاء اللہ شاہ بخاری سندھ میں اور مولوی حبیب الرحمٰن یو-پی میں کانگرس کی حمایت کر رہے ہیں۔ احرار رہنماؤں کی اصول شکنیاں عوام الناس کو محو حیرت بنا چکی ہیں۔ کل تک یونینسٹ حکومت کے مسلم ارکان کو مستعفی ہو جانے کا درس دینے والے آج خود جہاد مسجد شہید گنج کو ادھورا چھوڑ کر کونسل کی رکنیت کا طوق زیب گلو کرنے کی فکر میں ہیں۔ کونسل کی ممبری کو احراری رہنما لعنت کا طوق کہا کرتے تھے۔ چونکہ مجلس احرار کے پاؤں سیاسی طور پر محاذ جنگ سے پھیل چکے ہیں۔ اس لئے مسجد شہید گنج کی جنگ کو بے نتیجہ بنانے والے احراری رہنما کی امید بر نہ آئے گی۔ کیونکہ خدا تعالےٰ امداد مخلص بندوں کی کیا کرتا ہے نہ کہ ملک و ملت کے ساتھ افسوسناک بغاوت کرنے والوں کی۔ خدا ان لوگوں کے دام فریب سے جمہور مسلمانوں کو بچائے۔ (زمیندار ۳ مئی)

درخواست ہائے دعا

محمد لطف الرحمٰن صاحب صالح پور (کٹک) سے اپنے پھوپھا منشی محمد عبد العلیم صاحب کی ایک نہایت تکلیف دہ مرض سے شفایابی کے لئے۔ غلام یٰسین صاحب میاں اللہ بخش صاحب سکنہ رعیہ کی صحت کے لئے۔ عبد اللطیف صاحب بی اے کارکن نظارت دعوۃ و تبلیغ اپنے بھائی محمد رشید صاحب کی امتحان میں کامیابی کے لئے۔ محمد بشیر صاحب گلگت ہوٹس قادیان اپنی ہمشیر اہلیہ ڈاکٹر عنایت اللہ شاہ صاحب کی صحت کے لئے سید منظور علی شاہ صاحب قادیان اپنے چھوٹے بچے کی صحت کے لئے رقیہ بیگم صاحبہ بنت محمد یامین صاحب قادیان اپنے چھوٹے بھائی کی صحت کے لئے طالب دعا ہیں۔ احباب ان تمام بیماروں اور حاجت مندوں کے لئے درد دل سے دعا کریں۔

بورڈنگ تحریک جدید میں بچے داخل کرائیں

احباب جماعت کو علم ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خاص ہدایات کے بموجب بیرونی اور مقامی اصحاب کے بچوں کی اصلاح اوران کی خاص تربیت اور قادیان میں تعلیم دلانے میں سہولت پیدا کرنے کی غرض سے یہ بورڈنگ قائم ہوا ہے۔ اور خدا کے فضل و کرم سے اس سال سالانہ امتحان کے نتائج بھی بہت اچھے رہے ہیں۔

اس وقت بورڈران کی دینی تعلیم اور اخلاقی نگرانی کے لئے مخلص اور محنتی عملہ مقرر کیا گیا ہے۔ جن میں ایک خادم اطفال۔ چار ٹیوٹرز۔ ایک سپرنٹنڈنٹ ہیں۔ علاوہ اس عملہ میں وارڈن کے طور پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے مکرمی خانصاحب ڈاکٹر محمد عبد اللہ صاحب سابق امیر جماعت کوئٹہ کو مقرر فرمایا ہے۔ جو علاوہ بچوں کی ڈاکٹری ضروریات کو پورا کرنے کے ان کی دوسری ضروریات کے متعلق بھی خاص توجہ رکھتے ہیں۔ اور روزانہ دو مرتبہ بورڈنگ میں تشریف لے جاتے ہیں۔ اور بچوں کی ضروریات کی طرف خاص توجہ دیتے ہیں۔

ان سب مخلص کارکنان کے علاوہ مکرمی خان صاحب ذو الفقار علی خان صاحب بطور ناظم تربیت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طرف سے مقرر ہیں جو وقتاً فوقتاً بورڈنگ میں تشریف لے جاتے رہتے ہیں۔

یہ سب حالات اس امر کی کافی ضمانت ہیں۔ کہ قوم کے نونہالوں کی تعلیم و تربیت خدا کے فضل و کرم سے پوری کوشش سے کی جاتی ہے۔

اب چونکہ تعلیمی نیا سال ہے۔ ابتداء سال میں بچوں کو بھیجنا نہایت مفید ہوگا۔ لہذا احباب بہت جلد اپنے بچوں کو بورڈنگ تحریک جدید میں داخل کرنے کے لئے ارسال فرماویں۔ اور دو ماہ کا پیشگی خرچ بھی جمع کرا دیں۔ اور آئندہ ماہ بماہ اخراجات بھجوا دیا کریں۔

انچارج تحریک جدید۔

خریدارانِ الفضل توجہ فرمائیں

جن احباب کرام کے نام ایک گزشتہ پرچہ میں شائع کئے جا چکے ہیں۔ چونکہ ان کی ادا کردہ الفضل کی قیمت یا تو ختم ہو چکی ہے یا عنقریب ہونیوالی ہے۔ اسلئے ان کی خدمت میں وصولی قیمت کے لئے وی پی بھیجے جائینگے براہ نوازش وہ تکلیف اٹھا کر بھی ضرور وصول فرمالیں۔ تاکہ الفضل کی مالی مشکلات میں امداد دیکر ثواب بھی حاصل کر سکیں۔

(مینجر)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

بمبئی ۲ رمئی - آج بمبئی اسمبلی نے پرائمری تعلیم کا ترمیمی بل منظور کر لیا۔ مسلمان ممبروں نے یہ ترمیم پیش کی تھی کہ مسلمان لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے مذہبی تعلیم کا بھی انتظام کیا جائے۔ لیکن حکومت کی طرف سے جواب دیا گیا کہ حکومت صرف دنیاوی تعلیم کی ذمہ دار ہے مذہبی تعلیم کا انتظام نہیں ہو سکتا۔

لنڈن ۲ رمئی - آج دارالعوام میں نائب وزیر ہند نے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے ہندوستان میں لسانی معیار پر صوبے بنانے کے مسئلہ کے متعلق کہا یہ اختیار صرف تاج برطانیہ کو حاصل ہے۔ سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے مزید کہا کہ لارڈ زٹلینڈ اس وقت اس پالیسی کے حق میں نہیں کہ ہندوستان میں لسانی معیار پر صوبے بنائے جائیں۔

پٹنہ ۲ رمئی - وزیر اعظم بہار نے بہار اسمبلی کے آج کے اجلاس میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ حکومت ممبروں کے لئے ۷۵ روپے ماہوار تنخواہ مقرر کرنا چاہتی ہے حکومت کا خیال ہے کہ ان کو ڈیوڑھ انٹر کلاس کا کرایہ اور اڑھائی روپیہ روزانہ الاونس دیا جائے۔

لاہور ۲ رمئی - نولکھا پولیس نے نارتھ ویسٹرن ریلوے کے اکاؤنٹس آفس کے ریکارڈ روم پر چھاپہ مار کر کمرے کی چھت میں سے ایک آٹومیٹک پستول اور ایک ریوالور برآمد کیا ہے اس سلسلہ میں ریکارڈ روم کا ایک چوکیدار گرفتار کر لیا گیا ہے۔

بنوں ۲ رمئی - تازہ اطلاعات سے پایا جاتا ہے کہ مسعودی اور بھٹانی قبائل نے پھر شورش شروع کر دی ہے فسادات کے پیش نظر بنوں کی سڑک بند کر دی گئی ہے۔

دہلی ۲ رمئی - چیف کمشنر نے غنڈا ایکٹ کے ماتحت بعض لوگوں کو دہلی سے نکل جانے کا حکم دیا ہے۔

شنگھائی ۲ رمئی - کل ایک نا خوشگوار حادثہ کی وجہ سے شنگھائی کے بین الاقوامی علاقہ میں کامل چھ گھنٹہ تک خوف و ہراس طاری رہا - بیان کیا جاتا ہے کہ ایک متحرک جاپانی لاری پر کسی نے دستی بم پھینک دیا۔ جس سے کوئی جاپانی تو ہلاک یا زخمی نہ ہوا۔ البتہ کیا رہ چینی مجروح ہو گئے۔ جاپانی افواج فوراً موقع پر پہنچ گئیں۔ گرد و نواح کے مکانات کی تلاشی لی گئی۔ مگر حملہ آور کا سراغ نہ مل سکا افواج نے چھ گھنٹہ تک ساری سڑک پر قبضہ کئے رکھا - برطانوی کمانڈر انچیف نے بھی ایک دستہ روانہ کر دیا دوسری طرف جاپانی فوجیں اس پولیس سٹیشن میں داخل ہو گئیں۔ جہاں برطانوی سپاہیوں کا قبضہ تھا۔ آخر شام کے وقت برطانوی فوجی حکام نے جب جاپانیوں کی بے جا مداخلت کے خلاف احتجاج کیا تو جاپانی افواج واپس چلی گئیں

کلکتہ ۲ رمئی - معلوم ہوا ہے کہ نئے بادشاہ کے نام اور شبیہ سے ہندوستان میں جو نئے سکے رائج کئے جانے والے ہیں وہ رائج الوقت سکوں سے قدرے مختلف ہونگے مثلاً رائج الوقت دونیاں چوکور ہیں لیکن نئی دونیاں گول بنائی جائیں گی۔

لکھنؤ یکم مئی - معلوم ہوا ہے کہ خان بہادر ایس این اے جعفری پی ای ایس جو آج کل حکومت ہند کے محکمہ اطلاعات میں ڈپٹی ڈائرکٹر کے عہدہ پر مامور ہیں - عنقریب اپنے ڈپٹی کلکٹری کے عہدہ پر واپس چلے جائیں گے۔

ناگپور کی اطلاع مظہر ہے کہ مزدوروں کے حلقے پارچہ بافی سے متعلق تحقیقاتی کمیٹی کی سفارشات سے غیر مطمئن ہیں۔ ان کا بیان ہے کہ جب تک اجرتوں کی تخفیف کو بحال نہ کر دیا جائے گا ہم راضی نہیں ہونگے اس سلسلہ میں ۱۰ رمئی کو صوبہ بھر میں ایک عام ہڑتال کا اعلان کر دیا گیا ہے۔

الہ آباد ۲ رمئی - باخبر حلقوں سے معلوم ہوا ہے کہ مسلم لیگ اس بات کی متمنی ہے کہ گاندھی جناح مذاکرات سے جو بمبئی میں شروع ہوئے ہیں ٹھوس نتائج برآمد کرے مسلم لیگ کی طرف سے مسٹر جناح کو مکمل اختیارات دیئے گئے ہیں کہ کانگرس سے مفاہمت کرنے میں آزادانہ طور پر شرائط پیش کریں۔ اندازہ کیا جاتا ہے کہ کانگرس کے بعض معتمدین اور مسٹر جناح کے درمیان مزید مذاکرات ہونگے اس کے بعد مسٹر جناح مسلم لیگ کی ایگزیکٹو کمیٹی کا اجلاس طلب کرینگے تا کہ کسی آخری حل کی تلاش ممکن ہو سکے

کلکتہ ۲ رمئی - گذشتہ سات دن سے ضلع جیسور کے قریباً بیس دیہات میں مسلمانوں اور اچھوتوں کے درمیان فرقہ وارکشیدگی جاری ہے۔ جھگڑے کی ابتدا اس طرح ہوئی کہ ہر دو اقوام کے دو افراد کے درمیان مقدمہ بازی شروع ہو گئی جس نے رفتہ رفتہ فرقہ وار صورت اختیار کر لی۔ فساد کی وجہ سے اب تک ۲ سو سے زائد آدمی زخمی ہو چکے ہیں جن میں سے دو جاں بحق بھی ہو گئے ہیں۔

روما ۲ رمئی - معلوم ہوا ہے کہ اطالیہ اور فرانس کے نئے سمجھوتہ پر ۴ رمئی کو دستخط کریں گے۔

لاہور ۲ رمئی - مجلس اتحاد ملت کی مجلس عاملہ نے ایک قرارداد کے ذریعہ فیصلہ کیا ہے کہ مسجد شہید گنج کی بازیابی کے سلسلہ میں سول نافرمانی کی تحریک کو جاری رکھا جائے۔

سکھر ۲ رمئی - حکومت سندھ نے لال حسین اختر احراری کے خلاف ایک حکم امتناعی جاری کر دیا ہے کہ وہ سکھر میں مطلقاً کوئی تقریر نہ کریں۔

حیدرآباد دکن ۲ رمئی - حکومت نظام نے اعلان کیا ہے کہ بیرون ریاست سے آنے والے مسلم مبلغین کے لئے ضروری قرار دیا گیا تھا کہ ریاست میں داخل ہونے سے پیشتر حکومت سے تبلیغ کی اجازت حاصل کریں یہ احکام صرف مسلم مبلغین تک محدود تھے مگر اب حکومت کو معلوم ہوا ہے کہ دوسری قوموں کے مبلغ جنہیں اس اجازت کے حصول سے مستثنیٰ قرار دیا گیا تھا اس رعایت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے مذہبی تبلیغ کے پردہ میں سیاسی بلکہ فرقہ وارانہ پراپیگنڈا کرتے ہیں۔ لہذا حکم دیا جاتا ہے کہ تمام قوموں کے مبلغ ریاست کی حدود میں داخل ہونے سے پیشتر تبلیغ کی اجازت حاصل کر لیا کریں۔

شنگھائی یکم مئی - پیکنگ اور نانکن کی جاپانی گورنمنٹوں کے لیڈروں نے ایک کانفرنس میں فیصلہ کیا ہے کہ شمالی چین اور مرکزی چین کی حکومتوں کا اکٹھا کیا جانا ضروری ہے یہ بھی فیصلہ ہوا کہ جمہوریت کی آمدنی کو نصفا نصف تقسیم کر لیا جائے۔

احمد آباد کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ ڈاکٹر انکلسریا نے گورنمنٹ بنگال کو دو لاکھ روپیہ کی پیش کش کی ہے۔ بشرطیکہ گورنمنٹ اتنی ہی رقم ڈال کر فارسی کالج کھولے۔ اس کے لئے زمین دے اور ایک لاکھ روپیہ سالانہ اس پر خرچ کرے اگر یہ سکیم مکمل ہو گئی تو ہندوستان میں فارسی کا یہ پہلا کالج ہو گا۔

لاہور ۲ رمئی - آج رات کے دس بجے باغ بیرون موچی دروازہ میں مولوی ظفر علی صاحب کی صدارت میں مسلمانوں کا ایک جلسہ ہوا جس میں سول نافرمانی کو جاری رکھنے کے متعلق فیصلہ کا اعلان کیا گیا۔ مولوی ظفر علی صاحب نے کہا گاندھی جی صوبہ سرحد سے واپس آ کر لاہور اتریں اور سکھوں سے کہہ کر شہید گنج کا فیصلہ کرائیں۔ احرار کے متعلق کہا۔ کہ انہوں نے ایک بار پھر شہید گنج کے سوال پر مسلمانوں کے ساتھ غداری کی ہے۔ مجلس احرار کے ایک حاجی نے مولوی صاحب پر اعتراض کیا جس پر جلسہ میں

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی